



کفار کی مدد کی چند صورتیں اور ان کے احکام



□

کفار کی مدد کی چند صورتیں اور ان کے احکام

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اپنی کتاب نواقض الاسلام میں اٹھویں ناقض اسلام یہ بیان کرتے ہیں کہ:

مسلمانوں کے خلاف کفار و مشرکین کی مدد کرنا اور

ہر مصیبت میں ان کے کندھے سے کندھے ملا کر کھڑے ہونا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَلَا
تَلْتُمُوا الضَّيْقَ وَالضَّيْقُ لَكُمْ
أَوْ لِيَوْمٍ آتٍ فَاصْبِرُوا
لِحُكْمِ اللَّهِ وَلَا يَهْدِيَ
الضَّلَامِينَ

(سورہ المائدہ 51)

ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ
وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور جو کوئی
تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے تو وہ انہیں سے
اللہ ظالموں کو ہدایت نہ دیتا کرتا

اور شیخ صالح بن فوزان رحمہ اللہ اس کی شرح بیان
کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے یہاں کفار کے
ساتھ دوستی کی ایک قسم ”مظاہرہ“ پر بات کی ہے
وگرنہ دوستی کی تو کئی ایک قسمیں ہیں مثلاً دلی
محبت، غیر مسلموں کو مسلمانوں پر ترجیح دینا، ان
کی مدح و تعریف کرنا اور اس جیسی اور بھی کئی
قسمیں ہیں، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کفار
سے نفرت و دشمنی رکھنا، اور ان سے براءت کا اعلان
کرنا مسلمانوں پر واجب کیا ہے اور اسی کو اسلام
میں ”الولاء والبراء“ اور ”الموالاة“ کا نام دیا
جاتا ہے

مسلمانوں کے خلاف کفار و مشرکین کی مدد کرنے کی کچھ
صورتیں ہیں اور سب کے علیحدہ علیحدہ احکام ہیں:

پہلی قسم:

مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد ان کے کفر و شرک اور
گمراہی کی محبت کی وجہ سے کرنا تو اس قسم کے شخص
کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کوئی شک نہیں

چنانچہ جو یہ کام کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور انہی کے متعلق اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

(فَاِنَّ زَنْدَهُمْ مِنْهُمْ)

دوسری قسم :

مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد اپنی خوشی سے نہیں کرتا بلکہ اسے اس کام پر مجبور کیا گیا ہے اور وہ کفار سے نفرت کرتا ہے اور اس کے دل میں ہر بھی ہے کہ وہ اس کے دائرہ اسلام سے خارج کرنے والے عمل کا ارتکاب نہ کر بیٹھو، اور وہ اسے جرت کی استطاعت بھی نہیں رکھتا تو ایسا شخص اس وعید میں شامل نہیں ہے اور اس کی مثال بدر میں کفار کے ساتھ حاضر ہونے والے ان مسلمانوں کی ہے کہ مشرکین مکہ نہ انہیں مسلمانوں کے خلاف نکلنے پر مجبور کیا تھا اور انہیں نکلنا پڑا حالانکہ ان کے دل تو صرف مسلمانوں کے ساتھ دھڑکتے تھے اور کائنات میں ان کے نزدیک مبعوض ترین مخلوق مشرک تھے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں جرت کرنے سے کون سی چیز اڑے گی کہ انہیں نہ جرت نہ کی اور مشرکین مکہ کے ساتھ رہنا پسند کیا

لیکن جو شخص جرت نہیں کرتا حالانکہ وہ جرت کی استطاعت بھی رکھتا ہے اور وہ مشرکین کے ساتھ رہتا ہے اور وہ (مشرکین) اس کو زبردستی اس کو مسلمانوں کے خلاف قتال پر لے جاتا ہے، تو یہ شخص بھی اس وعید میں شامل ہے

لیکن اگر وہ جرت کی استطاعت نہیں رکھتا تھا تو ان پر ملامت نہیں ہے اور وہ اس وعید میں شامل نہیں ہے کیونکہ اللہ کا قانون ہے کہ:

(لَا يَكْفُرُ بِاللَّهِ مَنْ زَفَّ سًا اِلَّا وَهُوَ سَعَاهَا)

اللہ کسی کو اس کی طاقت کے سوا تکلیف نہیں دیتا

تیسری قسم :

جو شخص مسلمانوں کے خلاف مشرکین و کفار کی مدد کرتا ہے ، اور وہ اپنی مرضی سے کر رہا ہے اس پر اس کو کسی نہ مجبور بھی نہیں کیا جاتا اور ان کفار کے دین سے نفرت بھی کرتا ہے ، تو یہ شخص کبیر گناہوں میں سے ایک کبیر گناہ کا مرتکب ہے ، اور یہ کفر میں واقع ہو رہا ہے

چوتھی قسم :

کوئی شخص کفار کی مدد معاہدہ یا ذمی کفار کے خلاف کرے تو یہ جائز نہیں ہے حرام ہے ، اور یہ اس لئے جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے معاہدہ کو نقصان پہنچے گا ، اور جن کفار سے معاہدہ ہو تو کسی مسلمان کے لئے ان سے قتال کرنا جائز نہیں ہے

کیونکہ نبی مکرم کے فرمان ہے :

مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا تُوْجِدُ مِنْ
مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

(صحیح بخاری: 3166)

جس نے کو حلیف کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو اس (جنت) سے چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی سکتی ہے

حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تو حلیف (معاہدہ) کفار کے خلاف مسلمانوں کی مدد سے بھی روک دیا ، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ معاہدہ کفار کے خلاف غیر معاہدہ کفار کی مدد کی جائے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِنْ اسْتَنْصَرُواكُمْ فِي الدِّينِ
فَعَلَيْكُمْ النَّصْرُ إِلَّا عَلَى قَوْمٍ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

(سورۃ الانفال: 72)

اور اگر وہ دین کے معاملے میں مدد چاہیں تو تم میں ان کی مدد کرنی لازم ہے مگر سوائے ان لوگوں کے مقابلے میں کہ ان میں اور تم میں عدو، اور جو تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے

جب مسلمان ہم سے کفار کے خلاف مدد مانگیں تو ہمیں ہر صورت ان کی مدد کرنی چاہیے مگر ایک صورت میں ہمیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے، کہ مسلمان ہم سے ان کفار کے خلاف مدد طلب کر رہے ہو کہ ہمارے اور ان کے درمیان عدو، تو اس صورت ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم مسلمانوں کی مدد کریں، اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمیں عدو کو وفا کرنا کا حکم دیا گیا ہے

پانچویں قسم :

کفار کی مدد نہ کرنا لیکن ان سے محبت و الفت رکھنا، اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے منع کیا ہے، جیسا کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے :

(لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ

(سورۃ المجادلہ: 22)

آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں گو کہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہی کیوں نہ ہو، یہی وہ لوگ

یہ جن کو دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور ان کو اپنی فیض سے قوت دی ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ قول :

(وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لَ اَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّ وَعْدَهَا اِيْسَاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِّللّٰهِ تَبَيَّرَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَوَّاهٍ حَلِيْمٌ)

(التوبہ: 114)

اور ابراہیم کا اپنے باپ کو لیے بخشش کی دعا کرنا ایک وعدہ کا سبب سے تھا جو وہ اس سے کر چکا تھا، پھر جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے، بے شک ابراہیم بڑے نرم دل تحمل والے تھے

مزید اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

(يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَعْدُوْسِيْ وَعَدُوْكُمْ اَوْلِيَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِّنَ الرَّسُوْلِ اِنَّ تُوْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ رَبُّنَا عَلَيْنَا وَ اَللّٰهُ تَوَكَّلْنَا وَ اَللّٰهُ تَوَكَّلْنَا وَ اَللّٰهُ تَوَكَّلْنَا)

(سورہ الممتحنہ: 4)

ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجتے ہو حالانکہ تم ہمارے پاس جو سچا دین آیا ہے اس کے یہ منکر ہو چکے ہیں، رسول کو اور تمہیں اس بات پر نکالتے ہیں کہ تم اللہ اپنے رب پر ایمان لائے ہو، اگر تم جہاد کے لیے میری راہ میں اور میری رضا

جوئی کہ لیں نکلے۔ وہ تو ان کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے پاس پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم مخفی اور ظاہر کرتے ہو، اور جس نہ تم میں سے یہ کام کیا تو وہ سیدھے راستے سے ہٹ گیا۔ اگر وہ تم پر قابو پائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور تم پر اپنی ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی سے دراز کریں اور چاہتے ہیں کہ تم کا فر ہو جاؤ۔ نہ تمہیں تمہارے رشتہ ناطہ اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن نفع دینے کے، وہ (اللہ) تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا، اور جو تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھتا ہے۔ شک تمہارے لیے ابراہیمؑ میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں جو اس کے ہمراہ تھے، جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا بے شک تم سے بیزار ہیں اور ان سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، تم نے تمہارا انکار کر دیا اور تمہارے اور تمہارے درمیان دشمنی اور بیرہمیشہ کے لیے ظاہر ہو گیا ہے۔ تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ مگر ابراہیمؑ کا اپنی باپ سے کہنا کہ میں تمہارے لیے معافی مانگوں گا اور میں اللہ کی طرف سے تمہارے لیے کسی بات کا مالک بھی نہیں ہوں، اے ہمارے رب ہم نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

آپ غور کیجئے کہ پوری سورہ الممتحنہ کفار کے ساتھ لگاؤ اور محبت کے حرام ہونے پر اور ساری سورہ ممتحنہ کا موضوع کفار کے ساتھ نفرت و عداوت اور کسی قسم کی محبت نہ رکھنے پر ہے، اگرچہ وہ مسلمانوں کے سب سے زیادہ قریب ہی کیوں نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس بات پر مہر لگا دی کہ یہ فعل کسی صورت جائز نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَتُوبُوا عَلَيْهِمْ قَوْمًا يَتَّبِعُونَ الْكُفْرَ أَرَأَيْتُمْ مِمَّنْ اصْحَابِ

الْقُبُورِ

(سورۃ الممتحنہ: 13)

ایمان والو! اس قوم سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا ہے تو آخرت سے ایسے نا امید ہو گئے کہ جیسے کافر اللہ قبور سے نا امید ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس آیت کی وعید کے زمرے میں شامل ہونے سے بچائے آمین